فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا
شانِ حبیبُ الرحمٰن
مِن ایاتُ القرآن
حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی
انوارِ رضا
Vol.7: 1,2
انٹرنیشنل غوثیہ فورم

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی

انٹرنیشنل غوثیہ فورم
زاویہ قادریہ

ہدیہ

خیبر پختون خواہ سے بزرگ عالم دین حضرت استاذ العلماء

علامہ مولانا سید سلطان روم چشتی نظامی مدظلہ

کی ترغیب اورأم القراء مکۃ المکرمہ کی مقدس فضاؤں میں بسنے والے

اپنے درویش صفت عظیم دوست

الحاج فضل معبود خان قادری حفظہ اللہ تعالی

کی خواہش اور آرزو پر اُن کے بھتیجے

عزیز گرامی مولانا محمد ادریس خان قادری ابن فضل حمید خان حفظہ اللہ تعالی

تھانہ۔ تحصیل بٹ خیلہ۔ ضلع ملاکنڈ۔ خیبر پختون خواہ

کی علوم شریعہ اسلامیہ (درسِ نظامی) کی تکمیل اور جامعہ اسلامیہ لاہور کے

سالانہ جلسہ دستارِ فضیلت کے موقع پر

رب کریم جل وعلا کی بارگاہ عالی میں سجدۂ شکر ادا کرتے ہوئے

یہ کتاب معزز شرکاو حاضرین کو ہدیہ کی جارہی ہے

اے اللہ! بانی ادارہ، صاحبِ فضل قدیر، مترجم تفسیر کبیر

حضرت محقق العصر مولانا مفتی محمد خان قادری دامت برکاتہم العالیہ

کو صحت وسلامتی کے ساتھ عمرِ خضر عطا فرما اور ادارہ کے

جملہ معاونین و اساتذہ کرام کو جزائے خیر سے نواز۔ آمین

مملوکِ محمد محبوب الرسول قادری

۲ فروری ۲۰۱۴ء اتوار۔ ۲ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ

فہرست کتاب

مستطاب شانِ حبیب الرحمٰن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنوانات	صفحہ نمبر
حضور ﷺ مظہر ذوالجلال ہیں	26
مقدمہ سارا قرآن حضور ﷺ کی نعت ہے	29
نماز عربی میں کیوں ہے؟	29
هو الاول والاخر	34
حضور ﷺ اول وآخر ظاہر و باطن	35
ہر چیز کے جاننے والے ہیں	35
حضور ﷺ کی معرفت کو اولاد کی معرفت سے کیوں تشبیہ دی	36
وان کنتم فی ریب	38
خدائی وانسانی چیزوں کی پہچان	39
حضور کی بے مثلی کی اعلیٰ دلیل	39
یخدعون اللہ والذین امنوا	40
علم ادم الاسماء کلها	41

یوں کہو کہ رب العالمین نے اپنی پہچان کرائی محبوب علیہ السلام کے ذریعے سے اور محبوب علیہ السلام کی پہچان کرائی بذریعہ صحابہ کرام۔ فرمایا گیا "ھوالذی ارسل رسولہ" اے مسلمانو! اگر رب تعالیٰ کو جاننا چاہتے ہو تو اس طرح پہچانو کہ رب وہ ہے جس نے ایسے رسول علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ بلا تشبیہ یوں سمجھو کہ ایک اعلیٰ درجہ کا کاریگر کہتا ہے کہ میں وہ ہوں جس نے فلاں عمارت بنائی ہے یا قابل استاذ کہتا ہے کہ میں وہ ہوں جس نے فلاں شاگرد کو قابل بنایا' اگر میری علمی قابلیت دیکھنا ہے تو میرے فلاں شاگرد کو دیکھو کہ میرے علم و ہنر کا نمونہ ہے دست قدرت بھی آج اس انوکھے اور نرالے بندہ خاص پر ناز فرماتا ہے کہ اگر میری قدرت' میرا علم' میری سخاوت' میرا کرم غرضیکہ میری تمام صفات کا نظارہ کرنا ہے تو میرے محبوب علیہ السلام کو دیکھ لو۔ کہ یہ مظہر ذات ہیں۔ اس کی تفصیل میں بہت طول ہے۔

یا یوں سمجھو کہ آفتاب کو کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی لیکن اگر رنگین شیشہ میں سورج کا عکس لیا جائے اور اس شیشہ میں نظر کی جائے تو جمال آفتاب نظر آتا ہے یہ ذات پاک بھی قدرت الٰہی دیکھنے کا گہرے رنگ والا شیشہ ہے' اس کو دیکھا تو رب کی صفات کو دیکھا۔

بالھدی الایہ میں دو احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ رب تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت یافتہ بنا کر بھیجا یعنی اور بچے تو ماں باپ' استاذ' مشائخ اور ساتھیوں سے مختلف قسم کی ہدایتیں لیتے ہیں مگر حضور علیہ السلام نے کسی سے ہدایت نہ لی' رب تعالیٰ نے ہر طرح کی ہدایت دے کر بھیجا۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی سجدہ فرمایا (روح البیان یہ ہی مقام) ہمیشہ حلیمہ دائی کا ایک پستان چوسا' دوسرا اپنے بھائیوں کے لئے چھوڑا' ظہور نبوت سے پہلے نمازیں پڑھیں۔ دوسرے یہ کہ تمہاری ہدایتیں حضور علیہ السلام کو عطا فرمائیں یعنی جسے جو ہدایت ملے گی وہ حضور علیہ السلام سے ملے گی۔ حضور علیہ السلام کو سرچشمہ ہدایت بنا کر بھیجا۔ دین حق سے مراد سچا دین ہے یا مضبوط دین یعنی پچھلے نبیوں کے دین اگرچہ سچے تھے مگر مضبوط نہ تھے' لہٰذا منسوخ

ہو گئے۔ حضور انور علیہ السلام کا دین سچا بھی ہے مضبوط بھی کہ کبھی منسوخ نہ ہو گا۔
پھر فرمایا "محمد رسول اللّٰہ" رسول تو اور انبیاء بھی تھے' مگر یہاں حضور علیہ السلام کو خاص کر کے فرمایا' روح البیان میں ہے کہ چند وجہ سے اولاً تو اس لئے کہ اور انبیاء کرام تو دنیا میں تشریف لا کر رسول ہوئے حضور علیہ السلام عالم ارواح میں بھی رسول اللہ تھے' جب سے رب کی ربوبیت کا ظہور تب سے رسول اللہ کی رسالت کا اعلان۔

دوسرے اس لئے کہ اور انبیاء کی نبوت تو دنیا میں چند روزہ رہی' مگر حضور علیہ السلام کی رسالت تا قیامت بلکہ جنت میں بھی کہ وہاں کہ ہر پتہ پر لکھا ہے۔ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ"

چوتھے اس لئے کہ سب انبیاء کرام خاص خاص معجزات لے کر آئے' حضور علیہ السلام تمام معجزات لے کر آئے' کلمہ محمد کی باریک باتیں ہم "مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ" کی آیت میں عرض کر چکے ہیں۔

چند باتیں اور سنو' تمام عالم حضور علیہ السلام کے نور سے بنا ہے' کیوں کہ ساری چیزوں کے عدد ۹۲ بنتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عدد بھی ۹۲ ہیں' گورونانک اس طرح اس کو ثابت کرتے ہیں۔

نام لیو جس انچھر کو تو کرو چوگنا تا
دو ملاؤ پچگن کرو کاٹو بیس بنا
نانک بچے تو نو گنے دو اس میں اور ملا
اس بدہر کے نام سے نام محمد ﷺ بنا

یعنی کسی چیز کے عدد نکال لو' ان عددوں کو چار گنا کر لو' کیونکہ یار چار ہیں' اس وگنے میں دو ملا کر پانچ سے ضرب دے دو' کیوں کہ یہ پنجتن پاک عدد ہے' اور جو حاصل وا' اس میں سے بیس بیس 3 دفعہ نکال دو' باقی کو نو سے ضرب دے کر دو ملا دو ۹۲ حاصل ہوں گے۔

مثلاً کسی چیز کے عدد ہیں' تین' اس کو چوگنا کیا تو ہوئے بارہ' دو ملائے ہوئے چودہ

پانچ گنا کئے تو ہوئے ستر' اس ستر میں سے بیس بیس تین دفعہ نکال دو تو بچے دس' دس کو نو گنا کیا' تو ہوئے نوے دو ملائے ہوئے بانوے' ہر جگہ یہ ہی قاعدہ جاری ہے۔

حضور علیہ السلام کے دو نام ذاتی ہیں۔ احمد یعنی رب کی کما حقہ حمد کرنے والے محمد' رب نے ان کی حمد کی اور تمام مخلوق سے ان کی حمد کرائی۔

اس آیت کے ماتحت روح البیان میں ہے کہ محفل میلاد کی مجلس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انتہائی تعظیم ہے اور ساری امت کا عمل۔

اگرچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات بہت ہیں لیکن رب تعالیٰ نے انہیں یہاں رسالت کی صفت سے یاد فرمایا' اور کلمہ میں بھی یہ ہی وصف رکھا دو وجہ سے' ایک یہ کہ حضور علیہ السلام کا تعلق رب سے بھی ہے اور مخلوق سے بھی' رسول میں ان دونوں تعلقات کا ذکر ہے۔ یعنی خدا کے بھیجے ہوئے اور مخلوق کی طرف بھیجے ہوئے اگرچہ نبی میں بھی یہ بات حاصل ہے۔ لیکن نبی میں صرف خبر لانا ہے اور رسول میں خبر ہدایات اور انعامات سب لانے کی طرف اشارہ ہے' دوسرے اس لئے کہ دو بچھڑوں کو ملانے والے رسول ہی ہوتے ہیں۔ جیسے ڈاک کا محکمہ کہ اگر یہ نہ ہو تو دو ملک اور دو شہر کٹ جائیں' اسی طرح خالق و مخلوق میں کوئی تعلق پیدا کرنے والے رسول ہی ہیں کہ اگر ان کا واسطہ درمیان میں نہ ہو تو خالق و مخلوق میں کوئی تعلق نہ رہے' حضور علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں' کہ اس کی نعمتیں ہم تک پہنچاتے ہیں' اور ہمارے رسول ہیں کہ ہماری درخواستیں بارگاہ رب میں پیش فرماتے ہیں' اور ہمارے گناہ وہاں پیش کر کے معاف کراتے ہیں' جو کہے کہ ہم خود رب تک پہنچ جائیں گے۔ وہ در پردہ حضور علیہ السلام کی رسالت کا منکر ہے' اگر ہم وہاں پہنچ جاتے تو رسول کی کیا ضرورت تھی۔ رب غنی ہو کر بغیر واسطہ ہم سے تعلق نہیں رکھتا' تو ہم محتاج اور ضعیف ہو کر رب تعالیٰ سے براہ راست تعلق کیسے رکھ سکتے ہیں؟ اس لئے ارشاد فرمایا "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ" میں چار صفات بیان ہوئی ہیں' حضور علیہ السلام کے ساتھ رہنا' کفار پر سخت ہونا آپس میں رحیم و کریم ہونا' رکوع و سجود زیادہ کرنا' یعنی عابد ہونا' یہ چاروں صفات اللہ کے

فضل سے تمام صحابہ کے اندر موجود ہیں۔ مگر چار خلفاء میں ایک ایک وصف کمل درجہ کا تھا۔ صدیق میں ساتھ رہنا عمر فاروق میں کافروں پر سخت ہونا' عثمان غنی میں رحیم ہونا' مولیٰ علی میں عبادت و زہد رضی اللہ تعالیٰ عنہم گویا کہ شمع نبوت کی لالٹین کے چار شیشے ہیں علیحدہ علیحدہ رنگ والے' اگر نور نبوت دیکھنا ہے تو ان رنگ برنگے شیشوں کے ذریعہ سے دیکھو' جو شخص ان شیشوں سے علیحدہ ہے وہ نور مصطفیٰ علیہ السلام سے دور ہے کیوں کہ ممکن نہ تھا کہ رب العالمین اپنے نبی کے ساتھ کے لئے ایسے لوگوں کو خاص جو معاذ اللہ ایمان دار بھی نہ ہوں' اور پھول کے پاس رہ کر مٹی بھی مہک جاتی ہے' آسمان کا سورج جس گندی زمین پر روشنی ڈال دے وہ پاک ہو جائے تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے پاس رہنے والے خوشبودار نہ ہو جائیں اور حضور علیہ السلام جو کہ دونوں جہان کے حقیقی سورج ہیں۔ اس سورج کے پاس بیٹھنے والے کیوں کر گندے رہ سکتے ہیں اگر معاذ اللہ یہ دیندار نہ تھے' تو قرآن کے پہنچانے والے مخلوق تک اور احادیث کے سنانے والے' دین کی تبلیغ کرنے والے غرض کے چمن مصطفیٰ علیہ السلام کی نگہبانی کرنے والے تو یہ ہی حضرات ہیں تو کیا قرآن اور اسلام معاذ اللہ برے لوگوں کے ہاتھوں میں پھلا پھولا؟

جس آنکھ نے ایمان سے ایک بار بھی جلوہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھ لیا' اس کا درجہ دنیا بھر کے غوث و قطب سے بڑھ گیا' تو جو حضرات سایہ کی طرح ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رہے وہ کیا شان رکھتے ہوں گے۔

خوشا وہ وقت کہ دیدار عام تھا اس کا
خوشا وہ وقت کہ طیبہ مقام تھا اس کا

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ السلام کے ساتھ ایسے رہے کہ ولادت سے پہلے عالم ارواح میں ساتھ' دنیا' میں بچپن میں' جوانی میں' سفر میں' وطن میں' ہر جگہ حضور علیہ السلام کے ساتھ ہجرت اوروں نے تو آگے پیچھے کی' مگر صدیق ہجرت میں بھی ساتھ' غار میں ساتھ' جس کو قرآن سنا رہا ہے۔ کہ "ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِى